BADR — QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

چہ گویم بانو گر آئی بہادر قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۸ — نمبر ۲۳

مورخہ ۹ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم اپریل ۱۹۰۹ء مطابق ۲۰ چیت

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

رپورٹ دورہ اڈیٹر

نمبر ۴

(سلسلہ کیواسطے دیکھو بدر مورخہ ۲۵ مارچ جلد ۸ نمبر ۲۲)

فیض اللہ چک دھرم کوٹ بگہ سے براہ بٹالہ ریل میں فیض اللہ چک پہنچا جہاں آنے کیواسطے ڈاکٹر فیض قادر صاحب و حافظ نور محمد صاحب پہلے سے اصرار کر چکے ہوئے تھے اسجگہ دو دفعہ وعظ ہوا ایک اسی دن بعد نماز مغرب دوسرا جمعہ کے دن۔ میرا ارادہ یہاں صرف ایک رات ٹھہر کر صبح سویرے امرتسر جانے کا تھا۔ مگر احباب نے اصرار کیا کہ جمعہ اسی جگہ پڑھایا جاوے اسجگہ ایک بہت بڑی فراخ مسجد احمدیوں کے قبضہ میں ہے جسکو دیکھ کر دل بہت خوش ہوتا ہے اور بانی مسجد کیواسطے بے اختیار دل دعا کرتا ہے بانی کا نیز کام صدق نیت پر مبنی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد اس سلسلہ حقہ کے استعمال کیواسطے خدا تعالے نے ان ایام میں خاص کر دی ہے یہاں مدت ہوئی پہلے اخویم شیخ یعقوب علی صاحب و برادرم مفتی فضل الرحمن کی تحریک سے ایک انجمن احمدیہ قائم ہوئی تھی مگر صرف ذکی چندہ ہوکر پھر کوئی کارروائی نہ ہوتی تھی اس واسطے باقاعدہ انجمن بنائی گئی رجسٹر کھولے گئے۔ شیخ عظیم اللہ صاحب سکرٹری اور ان کی امداد کے لئے منشی فضل دین صاحب نائب سکرٹری مقرر ہوئے اور حکیم جلال الدین صاحب پریزیڈنٹ مقرر ہوئے جب پہلے انجمن مقرر ہوئی تھی تو منشی شاہ دین صاحب پٹواری پریزیڈنٹ مقرر ہوئے تھے منشی صاحب موصوف ایک نیک دل عابد آدمی ہیں مگر چونکہ بسبب کثرت اشغال ملازمت وغیرہ کم فرصت ہیں اس واسطے اب یہ خدمت حکیم صاحب کے سپرد ہوئی اس جگہ ایک مدرسہ شاخ مدرسہ قادیان ہے اس کا معائنہ کیا گیا پانچ جماعتیں مدرس صاحب پڑھاتے ہیں تقریباً سب مضامین میں لڑکے اچھے ہیں۔ ڈرل اور جمناسٹک میں بالخصوص بہت ہوشیار ہیں۔ مدرسہ کو مکان ڈاکٹر فیض قادر صاحب نے دے رکھا ہوا ہے اس جگہ کے دوستوں کی امداد سے بدر کیواسطے تین نئے خریدار بنے جنمیں سے ایک بیرونی صاحب تھے۔ ۱۲ مارچ کی شام کو میں فیض اللہ چک سے امرتسر گیا۔ راستہ میں بازید چک میں چودہری احمد علی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ چھالیسی بیاسٹیشن تک ساتھ آئے۔

ضلع امرتسر اس پر ضلع گورداسپور کا دورہ گویا ختم ہوا اور ۱۲ مارچ ۱۹۰۹ء کو بعد نماز مغرب میں داخل امرتسر ہوا۔ یہاں میری ڈاک قریباً دو ہفتہ سے برادرم میاں نبی بخش صاحب رفوگر کے مکان پر جمع ہو رہی تھی اس کے پڑھنے اور جواب لکھنے میں ایک دن صرف ہوا اس کے بعد میں گرد و نواح کے دورہ کے واسطے نکلا اور سب سے اول محلانوالہ میں پہنچا جہاں جماعت کے معزز دوست چودہری الہداد خان صاحب نمبردار ہیں جن کی ہمت سے یہاں ایک بڑی عمدہ فراخ نئی مسجد صرف جماعت احمدیہ کی بنائی ہوئی ہے جسمیں ایک کنواں بھی ہے یہاں دو دفعہ وعظ ہوا۔ اسی جگہ لالہ چیتر ل صاحب کی بھی ملاقات ہوئی جن کے مضامین دربارہ تائید سلسلہ حقہ احمدیہ کئی بار اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں اور ناظرین ان کے نام سے بخوبی واقف ہیں یہاں کی انجمن کا کام چودہری الہداد خان صاحب ہی کرتے ہیں رجسٹر باقاعدہ بنا ہوا ہے مگر چندہ کی تجویز سالانہ ہے کیونکہ جماعت کے لوگ اکثر غریب ہیں لالہ چیتر ل صاحب بھی دینی خدمات میں مالی امداد کیلئے تیار ہیں۔

جنتر دال محلانوالہ سے میں جنتر دال کو چلا چودہری الہداد خان صاحب میرے ساتھ ہوئے راستہ میں ایک جگہ بگہ کلاں ہے وہاں چند گھنٹے قیام کیا کیونکہ اس جگہ ایک گھر احمدیوں کا ہے ایک کا نام رحمت اللہ ہے جو شاہ گر ہے ایک ان کے چچا ہیں۔ اس جگہ مجھے خیال آیا کہ جہاں جہاں میں جاتا ہوں۔ اگر

اسماء نویسی احمدیان وہاں کے احمدی جماعت کی اسماء نویسی بمعہ عمر۔ قومیت اور آمدنی و چندہ لکھ لی جائے تو یہ کام میں بآسانی کر سکتا ہوں اور اگرچہ یہ فہرست مکمل نہ ہوگی کیونکہ میرا جانا ہر ایک دن میں نہیں ہے تاہم بہت کچھ فائدہ اس فہرست سے انشاء اللہ پہنچ سکیگا اس واسطے فوراً فہرست کے واسطے ایک کاپی بنائی گئی جسمیں سب سے اول الہداد خان صاحب کا نام لکھا جو فال نیک ہوا کیونکہ اللہ کے نام سے فہرست شروع ہوئی۔ محلانوالہ کی فہرست مکمل کرنے کے بعد بگہ کلاں کی فہرست بنائی گئی اور اسی طرح باقی مقامات کی فہرست بھی جہاں تک ہو سکیگی بنتی چلی جاویگی۔

سرکاری حکام کی شہادت جنتر دال کے ذیلدار محمد حسین صاحب [illegible] یہاں کے قدیم افغانوں میں سے ہیں

(دکتبہ محمد حسین لمگی)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ چھپکر شائع ہوا۔

اور اس علاقہ کے رؤسا ہین جو جماعت احمدیہ مین شامل ہین وہ ہمیشہ حکام ضلع ڈپٹی کمشنر وغیرہ کو نہائت صفائی اور راستی کیساتھ سلسلہ حقہ کے حالات سے آگاہی دیتے رہتے ہین جس کے سبب حکام ان کی دیانتداری اور راستبازی کے قائل ہین ان کی ذیلداری کی تقرری کیوقت جو کچھ صاحب ضلع میکے گن صاحب نے ان کے متعلق ۱۹۰۴ء مین لکھا تہا اس کا ترجمہ مین درج ذیل کرتا ہون تاکہ بعض نادان جو ظن کرتے ہین کہ جماعت احمدیہ مین داخل ہونے سے شائد کوئی انگریزی افسر ناراض ہوتا ہو ان کو معلوم ہو جائے کہ ایسا خیال باطل ہے بلکہ جن لوگون نے صفائی کے ساتھ سلسلہ کے حالات اصلی سے اپنے حاکمون کو باخبر کر دیا ہے انکی پہلے سے بھی زیادہ قدر و منزلت ہوئی۔ خان صاحب کے متعلق لکھتے ہین۔ خان صاحب محمد خان اعلیٰ عزت والا آدمی ہے اس کے پاس پولیس اور تعلیمی محکمہ کی کثیر التعداد تائیدی سندین ہین اور لوکل بورڈ کا ممبر ہے مسٹر کننگھم نے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ اعلیٰ اخلاق کا خوب مستقل مزاج آدمی ہے اور کرنیل لینگ صاحب کا بیان ہے کہ وہ ایک مشہور و معروف لائق پرانا نمبردار ہے اور ایک بڑا بھلا مانس آدمی ہے ہمیشہ حسن انتظام کی طرفداری کرتا ہے اور حکام وقت نے ہر طرح سے اس سے امداد حاصل کی ہو۔ مسٹر کننگھم نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ شخص تحصیل مین قریباً سب سے زیادہ عمدہ آدمی ہے لائق۔ نہائت معزز۔ صاف گو اور مفید آدمی ہے۔ مین اسے دو سال سے جانتا ہون اور جو کچھ اس کے متعلق اُوپر کہا گیا ہے اس کے ساتھ متفق ہون۔ الغرض خان صاحب اپنی دیانتداری کے سبب اس علاقہ مین بہت مشہور ہین ان کی دیانت امانت زبان زد خلائق ہو رہی ہے بعض مقدمات مین وہ کمیشن مقرر ہوتے ہین کئی ایک مقدمات کے قصے وہان کے لوگون مین مشہور ہین کہ کئی کئی سو روپیہ فریقین نے خان صاحب کو دیا مگر انہون نے ایک پیسہ تک نہین لیا اور ہمیشہ مقدمات کا انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا۔

تشحیذ الاذہان

محمد خان صاحب ذیلدار نے سنایا کہ مین نے حضرت کی وفات سننے کے بعد ...... خواب مین آپ کو دیکھا کہ نہائت خوش الحانی سے فرماتے ہین "در جلسہ ہے آج نظم تشحیذ الاذہان کا" اس فقرہ کی تعبیر تو ظاہر ہے۔ کہ تشحیذ الاذہان کے معنے ہین۔ ذہنون کا تیز کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد آپ کی جماعت جس کے اذہان آپ کی روحانی تربیت کے ماتحت تیز ہوئے تھے۔ اس کو پہر حضرت خلیفۃ المسیح کے ماتحت ایک ہی سلک مین منتظم کیا گیا اور اسکے واسطے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ مین نے خان صاحب موصوف کو تاکید کی کہ اس القاء ربانی کی عزت کے واسطے آپ کو رسالہ تشحیذ الاذہان بہی خرید کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس مین یہ لفظ آیا ہے چنانچہ انہون نے منظور فرمایا ہے۔

حضرت علی بھی ہوتے تو مسیح موعود کی عزت کرتے

خان صاحب نے ایک ذکر سنایا کہ اس طرف چند شیعہ تھے وہ ہمیشہ گالیون کے خطوط حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور کو لکھا کرتے تھے آپ کسی خط کا جواب نہ دیتے صبر سے خاموش ہو رہتے جب ان کے بہت سے خطوط پہونچے تو انہون نے ایک خط ان کو لکہا جس مین انکو نصیحت کی کہ اس قدر دشنام دہی سے کیا فائدہ تم اس قدر بے ادبی سے پیش آتے ہو حالانکہ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوتے تو وہ بہی عزت کرتے اس پر وہ لوگ بہت برافروختہ ہوئے پہر کسی موقعہ پر حضرت مرحوم کے ساتھ ان کی ملاقات ہوئی تو انہون نے شکائت کی کہ آپ نے حضرت علی کی بے ادبی کی جو ایسے الفاظ ان کی نسبت لکھے حضرت نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین جو لوگ دین کی خاطر جہاد مین کوئی ادنیٰ حصہ لیتے تہے ان کی بہی بڑی عزت کی جاتی تہی تو ہم جب رات دن دین اسلام کی خدمت مین مصروف ہو رہے ہین ہماری عزت کیون نہ کی جاتی۔ جبتر وال مین تین دفعہ وعظ کیا گیا و نو مریدین کا خط بیعت حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین ارسال ہوا۔

مد

جبتر وال سے عاجز مدکو روانہ ہوا۔ محمد خان صاحب کوئی تین میل تک ساتھ آئے مدہ وہ مقام ہے جہان مولوی ثناء اللہ صاحب کا مباحثہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب ایڈیٹر رسالہ تعلیم الاسلام یعنے تفسیر القرآن سے ہوا تہا۔ اس مقام کے دوست میان محمد یعقوب کے پاس ٹھہرے جو مخدومی میان محمد یوسف صاحب اپیلنویس مردان کے بہائی ہین میان صاحب موصوف نے اپنے مکان پر رات کو وعظ کرایا۔

ملاؤن کا سٹرائک

ناظرین نے ہر ایک پیشہ ور کا سٹرائک سنا ہوگا۔ دہوبی۔ بہشتی۔ مزدور وغیرہ تو سٹرائک کیا ہی کرتے ہین مگر اس گاؤن مین ایک عجیب بات سننے مین آئی ہے یہان کے ملاؤن نے ملکر سٹرائک کیا تہا کہ کوئی مسجد مین اذان نہ کہے۔ نماز نہ پڑہائے گویا یہ کام پیسون ہی کی خاطر تہا اللہ تعالیٰ کے لئے نہ تہا۔ اس زمانہ کے ملاؤن کی حالت کا اس سے بخوبی اظہار ہوتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ملان لوگ اپنے پیشہ مین دہوبی بہشتی سے بہی گئے گذرے نکلے کیونکہ سنا گیا ہے کہ سات آٹھ روز سے زیادہ سٹرائک چل نہ سکا۔ آپس کی نا اتفاقی کے سبب جلد ختم ہو گیا اللہ تعالیٰ ان کے حال پر رحم کرے۔

ماموروں کے حق مین بدگوئی کا نتیجہ

اس جگہ ایک عبرت انگیز واقعہ سننے مین آیا ایک ملان نے مشہور کر رکہا کہ مرزا صاحب کو (نعوذ باللہ) جذام ہو گیا ہے اور منہ سیاہ ہے اور کسی سے ملتے نہین منہ پر ہر وقت کپڑا رکھتے ہین جب اس نے یہ امر لوگون مین مشہور کیا تو تھوڑے ہی عرصہ مین غیرت ربی اپنے بندہ کے واسطے جوش مین آئی اور اس بدبخت بدگو ملان کی ایسی شامت آئی کہ اس کے سارے بدن پر پہوڑے نکلے اور اس کا منہ سیاہ ہو گیا وہ گہر کے اندر چہپ کر بیٹھ گیا جب کوئی ملنے آتا تو منہ پر کپڑا کر لیتا اس نے بہترا چاہا کہ کسی ڈاکٹر کا علاج کرائے مگر کوئی ڈاکٹر بہی میسر نہ آیا اور اسی حالت مین کئی روز عذاب پاتا ہوا مرگیا خدا کی شان عجیب ہے اور اس کے غضب سے ڈرنا چاہیئے خدا کے پیارون کے حق مین بے باکی سے منہ کہولنا گویا کتے کی سی موت مرنے کی طیاری کرنا ہوتا ہے خدا اپنے دوستون کے ساتھ ہے جو اس کے فرستادہ سے دشمنی کرتا ہے خدا اس کا دشمن بن جاتا ہے یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

متفرق نوٹ

۱۔ حضرت اُم المومنین علیہا السلام مع تینون صاحبزادون کے چند دن کے لئے بغرض تبدیل آب و ہوا دہلی تشریف لیگئی ہین اللہ تعالیٰ انہین بخیر و عافیت واپس لائے صاحبزادہ محمود احمد صاحب بہلے لاہور الاخوان کے جلسہ مین شامل ہوئے اب بارہ وفات پر انشاء اللہ لاہور میں لیکچر دینگے

۲۔ مولانا امیر المومنین اور ان کے اہل بیت بخیریت ہین فاضل امروہی اپنے وطن امروہہ مین ہین۔ مخدومی مولوی محمد علی صاحب بہت سی ذمہ داریون کے کامونکو بوجہ حسن ادا فرما رہے ہین اللہ تعالیٰ انہین جزائے خیر دے

۳۔ کرمی مفتی محمد صادق صاحب ضلع امرتسر کے دورہ سے فارغ ہوکر اب کپورتھلہ جاتے ہین آپ باوجود ضعف و نقاہت کے دورہ پہر رہے ہین۔ الامام ایدہ بنصرہ العزیز۔ (۴) مضمون مسئلہ وراثت مطبوعہ ۵ مارچ کی نسبت جناب ایڈیٹر صاحب رقمطراز ہین کہ ہمیں آپ کے ریمارک سے اتفاق نہین خاتون عصمت کی رائے درست ہے، (۵) جو صاحب بدر خرید نہین سکتے وہ اپنی غریبی کی سند کے ساتھ ۱۶ مئی آنہ کو بھجوا دین ... منشی عبدالعزیز صاحب نیچہ کلاں گڑہ کا دیوان ... جاری کرا دین گے (۶) نوجوان شریف احمدی کمپونڈر کی ملازمت کے لئے اور عبداللہ صاحب مہاجر کی امداد کے لئے احباب کو مکرر توجہ دلائی جاتی ہے۔ (۷) ہمارے پاس ۴ دہ براہین احمدیہ ہر چہار جلد موجود ہے جو حضرت اقدس نے اپنے اہتمام سے چھپوائی تھی جو صاحب چاہین دس روپیہ پر منگوا سکتے ہین۔ (۸) احباب ... منشی فضل دین صاحب پٹواری ساکن گوریکی کا جنازہ غائب پڑھ دین مرحوم بہت سعید شریف طبیعت کا وفادار انسان تھا اللہ تعالیٰ مغفرت کرے آپ نے اپنی اولاد بہت خورد سال پیچھے چھوڑی ہے اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر و والی ہو۔ آمین

مکتوبات امیر المومنین

ایک طالب حق کے نام

جہاں تک میں نے غور کیا ہے جناب کا دل حق کا طالب ہے۔ اور حق کی پاس رکھتا ہے مگر عادات و رسومات، بدعت کے خیالات فانی اغراض اور نادانوں کی مجالست اور تند و تیز طبیعت والے انسانوں کی تعزیت ایک شریف الطبع انسان کو مشکلات میں ڈالدیتی ہے ورنہ حق کا پانا سہل ہے میرے نزدیک حضرت نبی کریم محمد رسول اللہ کی سوانح عمری قرآن کریم ہی ہے قرآن آپکے دل اور کلام اور افعال کا نقشہ ہے۔ مجھو یہ کامل یقین ہے کہ ہر ایک انسان کا ایک لمبا کلام جو رنج و راحت اور عسر و یسر سفر و حضر صلح و جنگ میں ہوگا اس شخص کے دلی حالات کو کیونکر مخفی رہنے دیتا ہے ہم نے سماج کی دعوت لاہور میں قبول کی اور ستیارتھ اس پر مرزا نے ایک چشمہ معرفت کتاب لکھی ہے جو بہ طلی خدمت ہے۔ نیز میرے دل کا نقشہ آپ کو نور الدین و تصدیق براہین احمدیہ سے ملیگا آپ ان تینوں کتابوں کو ایک نظر دیکھیں۔ پھر انشاء اللہ ایک آسان راہ پر کرتی اور نتائج پر نکل آنے گی اور اگر تھوڑا وقت ملاقات کے لئے نکالیں تو غالباً مفید ہوگا۔ والسلام

آپکا شائق نور الدین ۔ ۸۔ جنوری ۱۹۰۹ء

۲۔ آپ استغفار۔ لاحول۔ درود شریف۔ الحمد کی کثرت رکھو مگر سب کچھ بلحاظ معنی ہو۔

اور میں بھی دعا کرونگا۔

(۲) کشائش روزی کے لئے سورہ نوح میں استغفروا ربکم کا ترجمہ غور سے پڑھو کیا نتیجہ وہاں درج ہے وہ سچ ہے۔

(۳) یہ جواب میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور میرے دل کا نقشہ ہے۔

(۴) جماعت احمدیہ کا پابند سنت جماعت کے عقائد کا پابند ہو۔

ا۔ کسی صحابی کو شیعہ کی طرح برا نہ کہے کسی اہل بیت کی خوارج کی طرح بدگوئی نہ کرے۔

ب۔ جو شخص مسیح و مہدی کو نہیں مانتا وہ مسلمان مسیح و مہدی کا منکر ہے۔ آخرت میں اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اول اسکو اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ اور کون جانے ہم اس کیساتھ وہی معاملہ کرینگے جو پہلے مسیح موسوی کے منکروں سے ابوبکر و عمر جیسے منکروں کے ساتھ ہمارے معاملات ہیں پہلے مسیح و مہدی کے منکروں کے پیچھے بھی میں تو نماز نہیں پڑھتا اور نہ کوئی احمدی ایسے کی اقتدا کرتا ہے

ج۔ اس جماعت کے اغراض عملاً مسلمان بننا۔ قرآن کریم اور سنت ثابتہ کا اقتدا کرنا۔

۵۔ بعض ضروری رسائل آپ کو مرسل ہیں۔ (۱) وظائف کا ذکر نمبر ۱ میں کردیا ہے اس سے زیادہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اور قرآن مجید ہے۔

میرا محبوب خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

رات کے ایک بجے آشفتہ مزاج اکمل کی آنکھ کھل گئی دل میں ایک غیر معمولی جوش تھا اور دماغ میں خیالات کا تموج اس وقت یہ نظم لکھی گئی جسمیں انسان کی اس حالت کا ذکر ہے جب وہ ناکامیوں اور سو مہریوں کے متواتر تجربوں سے اس دنیا کی ہر ایک دل بھلانے والی اور چند روزہ فائدہ پہنچانے والی چیز* کو فانی اور غیر مستقل سمجھ کر حسن و احسان کے اصل سرچشمہ محبوب حقیقی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

عارضی رنگ بقا تھا مجھے معلوم نہ تھا
سرمۂ چشم فنا تھا۔ مجھے معلوم نہ تھا

دل لیا پہلے تو پھر دولت ایمان چھینی
دلربا۔ دین ربا تھا مجھے معلوم نہ تھا

پیدا ہونے کے یہ معنی ہیں فنا ہونگے
چیتا پیغام قضا تھا مجھے معلوم نہ تھا

پیٹ چیرا گیا سیپوں کا یتیموں کے سبب
پرورش کا یہ صلا تھا مجھے معلوم نہ تھا

مہ و خور دیکھ کے کہتا ہوں انہی نور نہیں
وہ مرا نور چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جس کے چھپنے امر پہ خورشید نہاں ہو ہو کے
روشنی ڈال رہا تھا مجھے معلوم نہ تھا

حلقۂ گیسوئے پیچاں میں پھنسا طائر دل
یہ بھی اک دام بلا تھا مجھے معلوم نہ تھا

آن کی آن میں جو بام فلک پر پہونچے
آہ کا تیر رسا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جسنے فردوس میں پائی ہے حیات ابدی
کشتۂ تیغ ادا تھا مجھے معلوم نہ تھا

حسن کے پردے میں تھا حسن دل افروز
یار میں یار چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

ہاں خموشی میں بتوں کی تھی خدا کی آواز
قبلہ اک قبلہ نما تھا مجھے معلوم نہ تھا

خون پہ غول ہوا آرزوؤں کا میری
دل بھی گنج شہدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

داغ پر داغ دئے لالہ رخوں نے اتنے
سینہ میں باغ کھلا تھا مجھے معلوم نہ تھا

بت تو مخلوق ہیں اور پیار کے قابل در اصل
خالق ارض و سما تھا مجھے معلوم نہ تھا

اک غزالہ کی حفاظت کے لئے اللہ سے
افعیٔ زلف ہوا تھا۔ مجھے معلوم نہ تھا

کچھ تعلق ہی مجاز اور حقیقت میں نہیں
وہ جدا تھا یہ جدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جن عزیزوں سے تو تع تھی وفا کی ہر ایک
بانیٔ جور و جفا تھا مجھے معلوم نہ تھا

سخت نادانی تھی میں نے جو کہا "یہ میرا"
جو مرا تھا وہ ترا تھا۔ مجھے معلوم نہ تھا

بعد مدت کے یہ سمجھا ہوں کہ آئین جہاں
ہمہ تن زیر و زبر تھا مجھے معلوم نہ تھا

آہ کہ جلوت میں نہیں پایا بجز رنج و الم
اُسی خلوت میں مزا تھا مجھے معلوم نہ تھا

رات دن مجمع احباب سے گھر رہنا
اسے اک حشر بپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

مذہب عشق میں کچھ شغل مئے و مینا بھی
حج اکبر کا منا تھا۔ مجھے معلوم نہ تھا

گاہے گاہے نگہ لطف کرم کا پڑنا
ایک تمہید جفا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جس نے موسیٰ کو کیا غش وہ ترا ہی اسے دوست
جلوۂ ہوش ربا تھا مجھے معلوم نہ تھا

کشتیٔ عمر نہ گرداب بلا میں آتی
ناخدا میرا خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

پرتو خال سیاہ رخ محبوب ازل
زہرۂ پُر ز ضیا تھا مجھے معلوم نہ تھا

یونہی اکمل میں رہا شیفتۂ حسن بتاں
میرا محبوب خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

---

* دنیا کی ہر ایک دل لبھانے والی چیز

ایڈیٹوریل

(اپریل فول) تعلیم یافتہ پارٹی میں اپریل فول ایک مشہور لفظ ہے۔ اپریل کی پہلی تاریخ کو تمام وہ جذبات جو ہمارے انگریزی خوان نوجوانون کے سینے کے اندر مخفی ہوتے ہیں باہر نکل آتے ہیں اس تاریخ کو مہذب سے مہذب آدمی کسی کو اپنے جھوٹ سے غلط فہمی میں ڈالکر دہوکا دینا اپنی عقلمندی کے لئے اپنے ناز و سرمایہ اعزاز سمجھتا ہے۔ قسم قسم کے تمسخر کئے جاتے ہیں ور دوستون سے کچھ ایسے مذاق ہوتے ہیں کہ اگر وہ کسی اور تاریخ ین کئے جاتے تو وہ شخص مہذب سوسائیٹی سے خارج کر دیا اتا۔ انگریزون کی دیکھا دیکھی یہ رسم ہمارے نوجوانون میں ی رائج ہوگئی ہے۔ لیکن ہرچہ گیرد علتی علت شود کی ماتحت س میں اتنی خرابیان آگئی ہین کہ تمام قسم کے گند اس مین جمع ہوتے جاتے ہین۔ مین نہین سمجھتا کہ ایک پاکباز انسان اپنے لئے کوئی وقت نجاست خوری کا بھی رکھے۔ جھوٹ ایک ست ہے جس سے پاک دل راستباز ایسی ہی نفرت کرتا ہے ہی ہر قسم کی نجاست سے ایک سلیم الفطرت انسان۔ چونکہ حد سے ہوئے تمسخر کا جسمین کسی دوسرے کا نقصان بھی ہو سئے) انجام اچھا نہین ہوتا اس لئے میرے نزدیک یہ شیوہ تہذیب ن ہے۔ ایک مومن انسان سے بالکل بعید ہے کہ وہ ایسی یز ۔۔۔ین شامل ہو۔ ان کسی جائز حد تک ایسے مین سے یہ ہ اٹھا لینا کہ بعض ایسے خیالات جو عام طور پر ظاہر نہین کئے سکتے اس پیرایہ مین ظاہر کئے جاوین تو غالباً قابل معافی سمجھے جا سکین مگر پھر بھی مین تو یہی کہون گا۔ اثمہما اکبر نفعہما۔ اس کی مثال ہمارے موجودہ اخبار نویسون مین سے منشی سراج الدین احمد صاحب ایڈیٹر زمیندار کرم آباد کی بابرکات مین موجود ہے۔ آپ نے ان دنون جب زمیندار ہے ایڈٹ کیا کرتے تھے۔ جب آپ کا قلم کڑی کمان کی طرح میدان تحریر مین چلتا تھا۔ جب موجودہ مشکلات آپ کی سد راہ نہ تھین۔ جب کہ ان کا دماغ کسی کو فت مین آیا تھا۔ ایک دو مضمون یکم اپریل کو لکھے ہین اور بڑے ے انشا پردازون کے دماغ کو چکرا دیا ہے ان کا مضمون طابق واقعہ سمجھا جا کر کئی اخبارون مین مہینون تک نقل ہا ہے۔ حالانکہ پہلے فقرے ہی سے سمجھنے والے سمجھ گئے ہین کہ یہ اپریل فول ہے۔ دو مضمون مجھے یاد ہین۔ ایک تو کابل مین ریل والا۔ اور دوسرا مریخ مین نئی آبادی۔ آپ نے اس رنگ مین اپنے ہمسایون کی حالات زار اور بعض پولیٹیکل تعلقات کو واضح کیا ہے اور بعض ان جذبات کو جو ایک سلطنت دوسری سلطنت کے متعلق رکھتی ہے۔ ظاہر کر دیا ہے لیکن اس کے مقابلہ مین ہم بعض دوسرے ہمعصرون کو دیکھتے ہین کہ لغو اور واہیات اور بالکل جھوٹی خبرین درج کر دیتے ہین جن کا کوئی نتیجہ نہین ہوتا اور انہین پڑھ کر دل کو بہت رنج ہو جاتا ہے۔ ادہر دوسرے حضرات ہین کہ عجیب عجیب حرکتین کرتے ہین۔ ایک دوست کی نسبت مین نے سنا کہ بہت سی بھڑین یا شہد کی مکھیان ایک ڈبہ مین بند کر کے بھیجدین۔ جب مکتوب الیہ نے اسے کھولا تو بھڑون نے اسے کاٹ کھایا۔ منہ سوج گیا اور بخار ہوگیا۔ اب کوئی بتلا کر کیا یہ شریفانہ مذاق ہے۔ مین یقین رکھتا ہون کہ ہماری احمدی جماعت ایسی بے ہودگیون سے بالکل الگ رہنے والی ہے۔ مین نے اپریل فول کی اصلیت دریافت کرنے کے لئے انسائیکلوپیڈیا برطانیکا (برٹانیکا) کو بہت محنت سے مطالعہ کیا۔ پرانے رومی حساب مین اپریل فول سال کا دوسرا مہینہ تھا مگر جولین[1] تقویم مین اس کو چوتھا رکھا گیا اس لفظ کی اصل معلوم ہے اگرچہ ویرو (Varro) کے زمانہ تک یہین یہ دانست تھی ہے کہ (Omnia aperit) (یہ ہر چیز کو شگفتہ کرتا ہے) اسکا نام ہے جس کا موجد رہ یونانی لفظ سے اگر مقابلہ کیا جائے (جس کے معنے بھی شگفتگی اور بہار کے ہین) تو ٹھیک مناسبت پائی جاتی ہے بعض اس کو افروڈائٹی (Aphrodite) کی طرف منسوب کرتے ہین حالانکہ گرم (Grimm) کا خیال ہے کہ یہ اپیروس (aperos) یا (aprus) (اپیرس) ایک فرضی خدا کے نام کی طرف منسوب ہے۔ رومیون کے درمیان یہ مہینہ وینس کا سمجھا جاتا ہے اور اپریل کی پہلی تاریخ ایک تہوار کیا جاتا تھا جس کا نام فیسٹم ویریس اٹیفارچنی ورلس تھا اس کی چوتھی تاریخ اور اس کے پانچ دن بعد تک سیبلی[2] (Cybele) دیوی[3] کی یادگار مین کھیلین ہوا کرتی تہین جن کو لیوڈی میگلنسز کہتے تھے پانچوین تاریخ کو جو کھیل ہوتی تھی اس کا نام فیسٹم فارچونی پبلکی یعنے قسمت کا جلسہ عام رکھا گیا تھا۔ دسوین تاریخ کو سرکس ہوتا تھا اور انیس تاریخ کو سیریز دیوی کی یادگار مین شہسوارون کی لڑائیان ہوتی تھین۔ اکیسوین کو جس دن روما کی بنیاد ڈالی گئی تھی نذرانہ کی شراب چکھی جاتی تھی۔ اور اس کا نام وینلیا اربانا رکھا تھا۔ چبیسوین کو روبی گیلیا کا تہوار ہوتا تھا۔ جس دن پودون کے کرم مرنے شروع ہوتے ہین۔ اٹھائیسوین سے لیکر پہلی مئی تک شور و شر والے میلے ہوتے تھے جسمین اور کہیلون کے ساتھ گل بازی بھی ہوتی تہی۔ یورپ کے بہت سے ملکون مین (مثلاً انگلینڈ۔ فرانس۔ جرمنی) اپریل کی پہلی تاریخ کو ایک ایسی رسم کے ساتھ تعلق دیا گیا ہے کہ جسکی اصل کے لئے کوئی کافی و شافی ثبوت نہین اس دن ایک بے وقوف یا جاہل آدمی کو کسی بے فائدہ کام کے لئے بھیجا جانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سکاٹ لینڈ مین اس بدقسمت شخص کو جو اس کھیل کا تختہ مشق ہوتا ہے۔ گوک (Gawk) کہتے ہین جس کے اب معنے بے وقوف یا ایسے شخص کے لئے جاتے ہین جسکو اپنی بیوی پر شبہ ہو اور اس شرارت کو گوک کا شکار کرنا (Hunting a gawk) کہتے ہین۔ فرانس مین اس تختہ مشق کو پوسون دی اپوریل یعنی اپریل کی مچھلی کہتے ہین ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس رسم کی بنیاد حضرت نوح سے شروع ہوئی۔ جنہون نے ایک فاختہ کو ایسے کام کے لئے بھیجا تھا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا تعلق اس بات سے ہے۔ جہان ناحکون مین یسوع کو انا س[4] سے قیافہ اور پلاطوس سے ہیرودیس کی طرف بھیجا جاتا ہے یا ان کی طرف سے واپس لایا جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا اشارہ اس بڑی تبدیلی کی طرف ہے جو ۱۵۶۴ء مین فرانس مین واقع ہوئی جب کہ نوروز کو پہلی جنوری کی طرف منتقل کر دیا گیا۔ جس سے پہلی اپریل بالکل خالی ہوگئی اور جو جشن اس مین ہوا کرتے تھے وہ نہ رہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ اس کو ہندوون کے تہوار ہولی سے ملانے کی کوشش کی گئی ہے جو اسی طرز سے ۳۱ مارچ کے قریب قریب منائی جاتی ہے۔

ہمارے پہلے علم ادب مین اس کی طرف کوئی اشارہ نہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ انگلینڈ اور یوروپ جرمنی نے یہ رسم فرانس سے لی ہے۔ سینٹ مارج کا دن اس مہینے کی تیسوین کو ہوتا ہے۔ اور سینٹ مارک کی شام جو پچیس کو آتی ہے چین مین جبکہ شہنشاہ اور شاہی نسل کے شہزادے زمین مین ہل چلاتے ہین۔ یہ رسم ان کے سال کے تیسرے مہینے مین ادا کی

---

[1] ایک ہیئت دان بادشاہ [2] بہار کا دیوتا [3] اناج وغیرہ زمین کی دیوی

[4] سردار کاہن۔ [5] یسوع کو ادہر ادہر مقدمہ کی کشمکش مین پھرایا جاتا تھا۔

جاتی ہے جو اپرل کا مہینہ ہوتا ہے اور جاپان میں ایک الیف تہوار منایا جاتا ہے۔ جو گڑیوں کا تہوار کہلاتا ہے وہ بھی اسی مہینہ میں ہوتا ہے۔ (Days of April) ڈیز آف اپرل فرانسیسی تاریخ میں ایک نام ہے۔ جس کا اشارہ ان دنوں کی طرف ہے جو لی اونس (Lyons) اور پیرس اور دوسری جگہوں میں ۱۸۳۴ء میں لوئی فلپ کی سلطنت کے برخلاف ہوئیں جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ گورنمنٹ کو سختی سے برتاؤ کرنا پڑا اور اس کام کے لئے ان کو بڑے بڑے مقدمات چلانے پڑے جن کو پرو سیڈ دی اپریل کہتے ہیں۔ یعنے اپرل مہینہ کے مقدمات۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا

(از اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی)

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا ایہا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع ط ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون۔

برادران اہل اسلام! موجودہ امام نے ثابت کیا ہے اور اپنی ایک جواہرات سے زیادہ قیمتی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ بھی ایک روحانی جمعہ کا دن ہے۔ میں اُسی نکتہ کی بنیاد پر عرض کرتا ہوں کہ جس وقت سے دنیا میں مسیح موعود کی بعثت سے پہلے ان کی بعثت کے لئے سامان شروع ہونے لگے تھے اسی وقت سے اس جمعہ کے دن کی ابتدا ہوگئی تھی۔ جمعہ کے دن کا پہلا حصہ غسل کرنے حجامت بنوانے کپڑے بدلنے اور اسی طرح دوسری تیاریوں میں صرف ہوا کرتا ہے۔ اس روحانی جمعہ کے ابتدائی حصہ میں بھی آریوں اور برہموؤں کا بت پرستی کی مخالفت کرنا۔ مولوی محمد قاسم صاحب اور شیخ عبید اللہ صاحب نومسلم کی کوششیں۔ مذہبوں میں جنگ مغلوبہ کا شروع ہونا اور حدب ینسلون۔ کا نظارہ برپا ہوجانا اس جمعہ کی ابتدائی تیاریاں تھیں۔ پھر اس جمعہ کی نماز کا وقت شروع ہوا اور بلند مینار پر اذان دی گئی یعنے براہین احمدیہ شائع ہوئی۔ جس طرح اذان میں حی علی الصلوٰۃ پکارا جاتا ہے اسی طرح براہین میں یہ الہام شائع ہوا۔ "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منارِ بلند تر محکم افتاد۔" واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

پھر دوسری خطبہ کی اذان ہوئی یعنے حضرت مسیح موعود نے اپنے مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا اور بیعت لینی شروع کی۔ خطبہ کی اذان سے امام کے سلام پھیرنے تک کا وقت جمعہ کے دن کا نہایت قیمتی اور خاص وقت ہوتا ہے اور یہی وہ وقت ہوتا ہے کہ جس کی وجہ سے جمعہ کے دن کو دوسرے دنوں پر فضیلت ہے۔ چنانچہ وہ وقت بھی ختم ہوگیا اور ہمارے امام نے اپنی تعلیمات کو پورا کر کے یعنے نماز کو ختم کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ اور ہم کو خدا حافظ کہہ گئے۔ اب ذرا اس آیۃ کو پڑھو۔ یا ایہا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع ط۔ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ پھر نماز جمعہ کے بعد عصر کے وقت کیا کرنا چاہئے؟ اس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون۔ یعنے جب نماز پوری ہوچکے تو زمین میں پھیل جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو لو اس کا اصل اور گر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو اور اللہ تعالیٰ کے سچے دین کو لوگوں تک پہنچاؤ۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ تم مظفر و منصور ہوجاؤ گے یعنے نماز جمعہ کے بعد یہ کرو کہ جو قیمتی باتیں تم نے خطبہ اور نماز میں سنی ہیں اور پاک تعلیمات حاصل کی ہیں وہ دوسروں کو بھی تعلیم کرو اور خود اس پر عمل کرنا اور خدا تعالیٰ کی یاد سے کبھی غافل نہ ہو اور ان کاموں میں خوب لگے رہو یہی گویا خدا تعالیٰ کا فضل حاصل کرنا ہے ایسا کرنے سے تم دنیا میں بھی کامیاب و بامراد ہو جاؤ گے اور عقبیٰ میں بھی تم کو کامیابی و کامرانی حاصل ہوگی برادران! اب فانتشروا فی الارض اور وابتغوا من فضل اللہ اور واذکروا اللہ کثیراً۔ ان تینوں حکموں پر عمل کرنے کے صحیح صحیح طریقے جاننے اور دین و دنیا کی عزت دین و دنیا کی کامیابی دین و دنیا کی راحت و آسائش غرض کہ پوری پوری فلاح حاصل کرنے کے قواعد جاننے کے لئے ہم کو چاہئے کہ ہم اُن لوگوں کے حالات میں غور کریں اور انہیں کے نقش قدم پر قدم رکھیں جنہوں نے پہلے جمعہ میں نماز جمعہ کے بعد ان احکام خداوندی پر نہایت صحیح طور پر عمل کر کے فلاح یعنے دین و دنیا کی کامیابی حاصل کی۔ اچھا وہ کون لوگ تھے؟ وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے کیا مزے کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو انہیں کی قائم مقامی کا معزز عہدہ عطا فرمایا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم۔ بڑے شرم کی بات ہوگی اگر ہم اپنے عہدہ کے فرائض کو بحسن و خوبی انجام نہ دے سکے اور خدانخواستہ نالائق قائم مقام ثابت ہوئے ہاں! اس موقعہ پر ایک ذرا سی بات اور سن لو جس طرح بموجب آیۃ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاہداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً۔ حضور نبی کریم خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت موسےٰ علیہ السلام کے مثیل تھے اسی طرح بموجب آیۃ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم۔ صحابہ کرام بھی بنی اسرائیل کے مثیل تھے۔ لیکن جس طرح نبی کریم کا مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے برتر ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام کا مرتبہ بھی اصحاب موسیٰ سے بڑھ کر ہے۔ دیکھو انہوں نے کہا کہ یموسیٰ ان فیہا قوماً جبارین۔ وانا لن ندخلہا حتیٰ یخرجوا منہا فان یخرجوا منہا فانا داخلون یعنے اے موسیٰ اس زمین کے لوگ بڑے طاقتور ہیں اور جب تک وہ نہ نکلیں ہم تو کبھی اس ملک میں نہ جائیں ہاں اگر وہ نکل کر کہیں چلے جائیں تو خیر ہم اسی ملک میں چلے جائیں گے۔ پھر بہت کچھ ہمت بندھانے پر بھی ان کی زبان سے یہی نکلا۔ کہ یموسیٰ انا لن ندخلہا ابداً ما داموا فیہا فاذہب انت وربک فقاتلا انا ہٰہنا قاعدون یعنے اے موسیٰ جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں ہم اس ملک میں کبھی نہیں جائیں گے۔ ہاں! تو اور تیرا رب تم دونوں لڑو۔ ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔ اس بزدلی کو دیکھو۔ اور اصحاب نبی کریم کی حالت پر نظر ڈالو۔ مشک کئے گئے جلتے ہوئے گرم پتھروں اور گرم پتھروں کے نیچے لٹائے گئے مگر اسلام کو نہ چھوڑا۔ باپ نے بیٹے کے قتل سے اور بیٹے نے باپ کے قتل سے دریغ نہیں کیا۔ کسی لڑائی میں چند صحابی گرفتار ہوکر قیصر روم کے سامنے گئے اور اس نے بہت بڑی دیگ آگ پر سُرخ انگارے کی مانند گرم کرا کر اس میں ایک صحابی کو ڈلوایا۔ دوسرے صحابیوں کے سامنے اس صحابی کی ہڈیاں تک بھی دیگ میں فوراً جل کر چرمر ہوگئیں۔ اب قیصر باقیوں سے کہتا ہے کہ اسلام کو چھوڑ دو ورنہ تمہارے ساتھ بھی یہی سلوک ہوگا۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم اپنے بھائی سے جنت میں جلد ملاقات کرنے کے خواہشمند ہیں دیکھو صحابہ کرام کی ایسی استقامت کا ہی تو یہ نتیجہ تھا کہ انہوں نے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی سند حاصل کی۔ اور

احکم الحاکمین رحمٰن رب العالمین سے خوشنودئی مزاج کا یہ پروانہ حاصل کیا کہ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراھم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من اللہ ورضواناً سیماھم فی وجوھہم من اثر السجود۔ ذلک مثلہم فی التوراۃ ومثلہم فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات منہم مغفرۃ واجراً عظیماً۔ ان تو اب بات یہ ہے کہ ہم کو اس جسم کی کام کرنیکی گھڑیون مین اور فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً کی تعمیل مین بالکل صحابہ کرام کے قدم بقدم چلنا چاہیئے تاکہ جو فلاح انکو حاصل ہوئی بالکل وہی یا ویسی ہی فلاح ہم کو بھی حاصل ہو صحابہ کرام نے جس کتاب کو اپنا دستور العمل بنایا تھا وہ ہمارے پاس بھی اُسی کامل حالت مین موجود ہے۔ بس اب ضرورت ہے اس پر عمل کرنے کی اگر ہم نے اس پر پورا پورا عمل کیا تو ہماری کامیابیان ضرور صحابہ کرام کی کامیابیون کی مانند ہونگی یعنی اس دستور العمل پر عمل کرنے کی دلیل ہی یہ ہے کہ ہم صحابہ کرام کی طرح کامیاب ہوجائین اے میرے بھائیو! یہ ثبوت ہے صحابہ کرام کے کامون اور کوششون کے نمونے دکھانے کا۔ میرے بعض نوعمر بھائیون نے اپنی درسی کتابون مین شاہنامے کے انتخابات پڑھے ہین اور مین اُن کا ایک استاد ہونے کی وجہ سے جانتا ہون کہ وہ کیانیون اور ساسانیون کی شان و شوکت اور سلطنت ایران کی عظمت و جلال سے واقف ہین اون کو یہ معلوم ہوکر تعجب ہوگا کہ صحابہ کرام کو کس طرح ان کے مقابلہ مین نصرت ہوئی۔ ایک وقت آیا کہ ان مین اسلام پھیل گیا۔ اور قومون نے بلا کسی جبر و اکراہ کے دین حق کی طرف رجوع کیا۔ اور وہ مندر جہان غیر خدا کی پرستش ہوتی تھی۔ وحدہ لاشریک خدا کی عبادت کے لئے مختص ہوگئے۔ .. ..

.. ..

.. ..

.. ..

صحابہ کرام نے فانتشروا فی الارض کی ظاہری الفاظ مین بھی دیکھو کیسی تعمیل کی کہ حضرت تمیم انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مدراس سے جانب جنوب ۱۲ میل کے فاصلہ پر موجود ہے۔ دوسرے صحابہ حضرت عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر بھی ساحل کارومنڈل پر محمود بندر مین موجود ہے۔ ایک اور صحابی حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار چین کے مشہور بندر کیانٹن مین اب تک موجود ہے اس سے بھی بڑھ کر تعجب کی بات یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو ایک دستہ عربون کا خراسان کی فتح کرنیوالی فوج مین سے چین کے ملک مین شاہ چین کی درخواست و استمداد پر بغاوت فرو کرنے کے لئے بھیجا تھا اُس دستہ فوج نے کوہ ہندو کش سے کوہ نان لنگ کے جنوبی میدان تک کوہ ہمالیہ کی چوٹیون پر یعنے ملک ہند اور ملک چین کے درمیانی فاصل حد خط پر سفر کیا تھا اُسی دستہ فوج کا ایک بہادر عرب بدر الدین راستہ مین فوت ہوگیا تھا اس کی قبر آج تک کوہ ہمالیہ کی چوٹی پر ضلع گڑھوال کے شمال مین موجود ہے اور ہمارے ملک کی عجائب پرست قوم یعنے ہندو لوگون نے اس مزار کو بھی اپنا ایک خدا بنا لیا ہے اور اس پر ایک چھوٹا سا مکان بنا کر اس کا نام بدری ناتھ کا مندر رکھا ہے بڑے زور سے اسکی پوجا ہوتی ہے اور ہر سال ہزارہا جاتری وہان جمع ہوتے ہین اگر کسی کو میرے بیان مین شک ہو تو ضلع گڑھوال کے گزیٹیر کو ملاحظہ فرمالے وہ بھی میرے بیان کی تائید کرتا ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے انہین مسلمان عربون کی مسلمان اولاد آجتک چین مین موجود ہے جسکی تعداد کئی کروڑ بیان کی جاتی ہے اور وہ چین کے بہترین اور معزز باشندے سمجھے جاتے ہین۔ اے میرے نوجوان بھائیو! ہمارے مذہب مین تقدیر کا بے نظیر مسئلہ تمام بلند پروازیون اور اولوالعزمیون کا سرچشمہ ہے۔ خبردار اس کے معنے اچھی طرح سمجھے بدون کہین آرام طلبی اور کاہلی کے مرض مین مبتلا نہ ہوجانا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون۔ یعنی او مسلمانو! تم مین سے ایک گروہ ایسا رہے کہ لوگون کو بھلائی کی طرف بلائے اور ہر ایک پسندیدہ کام کا حکم کرے ہر ایک ناپسندیدہ کام منع کرے اور وہی لوگ منزل مقصود پر پہنچنے والے یعنے ہر ایک مراد کو پہنچنے والے ہین۔ یون سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ آیت تفسیر ہے وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون۔ کی۔ پس اے بہادرو! اٹھو اور ہمت کی کمرین چست باندھو۔ حکومت نے تم کو آزادیان عطا کر رکھی ہین اس کی قدر کرو۔

بقایادار اپنا بقایا صاف کرین۔ کارخانہ مین روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ مینجر بدر

یادگار رہے } مین نے بدر مین اور ریویو مین آپکا وہ مضمون جسمین آپنے چودہری رستم علی صاحب مرحوم کے انتقال پر ملال کا ذکر کیا ہے

انتخاب الجرائد

۱۹۰۹ء؁ میں آمدنی کا تخمینہ ۷ کروڑ ۳۷ لاکھ ۵۰ ہزار ۹۰۰ پونڈ اور خرچ کا تخمینہ ۷ کروڑ ۳۱ لاکھ ۹۰ ہزار ۵۰۰ پونڈ کیا گیا ہے۔

ہائیکورٹ کے اجلاس سشن میں ملزم نے دہوکہ کے جرم کا اقبال کیا اور مسٹر جسٹس چٹی صاحب نے بابو مذکور کی نوعمری کے لحاظ سے تین سال قید سخت کی سزا کافی سمجھی یہ چوری اور چالاکی جواہرات کے پارسل کے اڑانے میں کی گئی جسکی مالیت ایک لاکھ بیس ہزار ہے۔

آجکل قحط ریلیف پر ۱۸ ہزار ۵۰۰ آدمی ہیں جن میں سے ۱۲ ہزار کو خیراتی کہانا ملتا ہے۔

کلکتہ میں کیکر سنگہ اور کلو پہلوان کی کشتی ہوئی جسمیں کیکر سنگہ فتحیاب ہوا اگرچہ کلو نے ناخنوں سے اس کا مونہہ زخمی کر دیا تہا۔

بوشہر سے خبر آئی ہے کہ نیشنلسٹوں نے بندر عباس کے چنگی خانوں پر قبضہ کر لیا ہے اور وہاں کا انتظام حکومت اپنے ہاتہہ میں لیا ہے۔

ترکوں نے یمن میں باغی قبیلہ زرانیق کے خلاف جو مہم بھیجی ہے اس کا قبیلہ مذکور سے کئی جگہ مقابلہ ہوا جس میں ترک فتحیاب ہوئے ترکوں نے ضلع حسینیہ پر قبضہ حاصل کیا اور ایک لاکھ ۹۰ ہزار ڈالر جو زرانیق کی ملکیت تھے۔ ان کے ہاتہہ آئے۔ ۳۰۰۴ زرانیق ان لڑائیوں میں مجروح ہوئے۔ ترکوں کی میکشم توپوں اور جلد فیر کرنے والی توپوں نے بڑا ستم ڈہایا ترکوں کے نقصان کا حال معلوم نہیں ہوا۔ ابہی تک سخت جنگ ہو رہی ہے۔ فیض، صنعا، عمران اور حدیدہ کی طرف سے ترکوں کو کمک روانہ کی گئی ہے نیز جدہ سے ۴ بٹالین عنقریب پہونچنے والی ہیں۔ حدیدہ اور القافی کے مابین زرانیق نے سلسلہ تار برقی کا کاٹ ڈالا ہے۔ زبیدی اور حدیدہ کے درمیان بھی سلسلہ آمد و رفت منقطع ہے۔

رکن الدولہ حاکم مشہد نے گورنمنٹ ایران کو تار دیا کہ یہاں تمام علماء سادات، طلاب مدارس، مزدور اور تاجر لوگ گوہرشاہ کی مسجد میں جمع ہوئے اور سب نے علماء نجف کے احکام پر عمل پیرا ہو کر موجودہ حکومت کی بیخکنی اور مشروطیت کی مدد کا بیڑا اٹھایا ہے۔ مشیر السلطنت صدر اعظم نے اس تار کے جواب میں طہران سے تار دیا کہ میں حسب امر مبارک ہمایونی ... ... آپ کو ہدایت کرتا ہوں کہ فوراً حرم اور مسجد کا فوجی طاقت سے محاصرہ کر کے توپیں لگا دو اور باغیوں کو منتشر کر دو۔ جس کے بعد رکن الدولہ نے اطلاع دی کہ حسب الامر مبارک کل میں نے حرم اور مسجد کا محاصرہ کر کے گولہ باری کی حرم کا سنہری گنبد اور مسجد اور چند عمارات پاش پاش ہو گئیں سب لوگ بھاگ گئے۔ مگر علماء سادات، طلاب اور اہل حرم مسجد اور حرم میں موجود ہیں اس واقعہ سے اہل شہر کا جوش بدرجہ غایت بڑہ گیا ہے اور تعجب نہیں کہ چند دنوں میں ایک بہت بڑی باغی طاقت سے ہم کو مقابلہ کرنا پڑے۔ جس کے لئے مشہد کی موجودہ فوج کافی نہ ہوگی۔

صبح کو ہم پورٹ سعید میں پہونچے۔ یہ جگہ واقعی خوفناک ہے، جب ہم کہانا کہا کر جہاز سے شہر کی سیر کو گئے تو راستہ میں درجن سے زیادہ ایسے اشخاص ہمیں ملے جنہوں نے ہم سے کہا نہیں نہیں بڑے اصرار سے پیچھے پڑ گئے کہ ہم ننگی عورتوں کا ناچ دیکھیں۔

کاغذی لباس۔ پیرس میں کریپنا می ایک شخص نے جاڑوں کے استعمال کے لئے کاغذ کا ایک ویسٹکوٹ ایجاد کیا ہے جس کا وزن چھٹانک بھر سے بہی کم ہے اور جس کو تہ کر کے لفافہ میں بند کر سکتے ہیں اس کے پہن لینے سے سردی نہیں لگتی۔

لندن کے ایک مشہور راور ماہر ڈاکٹر نے مبلغ چار لاکہہ پچاس ہزار روپیہ پیش کیا ہے تاکہ لندن میں ایک ہسپتال صرف خلل دماغ کی امراض کے باقاعدہ معالجہ کے لئے قائم کیا جائے۔ اس عطیہ کی بڑی قدر کی گئی ہے۔

مدراس میں ایک ساہوکار کے ہاں عجیب چوری ہوئی چالیس ہزار روپیہ کا زیور امانتاً محفوظ تہا وہ ایک بہاری آہنی صندوق میں رکہا تہا جسکو بند کر کے پانچ قفل لگاتے ہیں اور ہر ایک قفل کی چابی پانچ معززین کے پاس رہتی ہے اگر پانچوں جمع ہو کر چاہیں تو وہ صندوق کہل سکتا ہے اس روز جمعہ گذشتہ کو جب صاحب امانت نے اپنا زیور چاہا اور پانچوں چابیوں سے صندوق کہولا تو زیور ندارد تہا۔ صندوق بالکل خالی تہا۔ ساہوکار کے پاؤں تلے کی مٹی نکل گئی۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے لیکن ابہی کچھہ پتہ نہیں لگا سکی پانچوں آدمی معزز معتبر شریف ہیں۔ دو ہفتہ قبل یہ صندوق کہولا گیا تہا اور زیور موجود تہا ضرور کچھہ چالاکی کہیلی گئی ہے اور پولیس کی دانشمندی کے امتحان کا عمدہ موقعہ ہے۔

کہتے ہیں صوفی انبا پرشاد کو پنشن ملے گی اس کی وجہ وہ خود لکہتا ہے کہ حاکم وقت جس شخص کو خطرناک سمجھیں اسے گرفتار کر کے نظر بند یا قید کر دیتے ہیں۔ اور اس کے خرچ کے کفیل ہو جاتے ہیں۔

جلال آباد سے موصول شدہ خبریں مظہر ہیں کہ ہز میجسٹی نے کئی سو سازشیوں کو گرفتار کیا ہے اب وہ انہیں روزانہ توپ سے اڑانے میں مصروف ہیں۔

یکم اپریل سے اس افیون پر جو صوبہ سرحدی شمال مغربی میں داخل ہو۔ چہہ روپیہ فی سیر کی شرح سے محصول وصول کیا جائے گا۔

ہمعصر ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار عدن سے اپنی تازہ تحریر میں اطلاع دیتا ہے کہ ایک شخص "محمد ابن علی بن احمد ادریس" عدن سے آتیر کے مقام صیاح میں دعوائے رسالت و مہدویت کے ساتھہ وارد ہوا ہے۔ جس کا غلغلہ ملک یمن کے صوبہ اسیر میں چاروں طرف پہیل گیا ہے اور اقطاع و جوانب سے لوگ بتعداد کثیر اس کے پاس جمع ہو رہے ہیں اس شخص نے جس کے معتقدین بہت سی کرامتیں اور روحانی طاقتیں اس سے منسوب کرتے ہیں اپنا مشن یہ قرار دیا ہے کہ یورپ کو اپنا مطیع و منقاد بنائے دنیا میں امن و امان قائم کرے اور شرع اسلام کو ملک عرب میں از سر نو رواج دے اس نے اپنے مقصد کا اعلان کر کے تمام مسلمانوں کو آگاہ کیا ہے کہ نجات اخروی و مفاد زندگی کی خاطر اس کی پیروی اختیار کریں اور اس کے احکام کی خلاف ورزی کرنیوالوں کو بذریعہ جہاد سزا دیں۔ کہا جاتا ہے کہ اکثر قبائل جن کی جمعیت بیس ہزار سے زیادہ ہے اسکے جہنڈے تلے فراہم ہو چکے ہیں اور ایک طاقتور زیدی قبیلہ بنی مروان کا شیخ بنام محمد بن طاہر ہادی ابن یوسف مورفغا۔ اس سے بحث کرنے کے لئے صیاح کی طرف جا رہا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ مہدی صاحب نسب کے اعتبار سے سندی سید اور نہایت زاہد و متقی شخص ہے۔ جسے لذائذ و نعمات دنیا کی جانب کوئی التفات نہیں افواہ ہے کہ جدید مہدویت کے مدعی کو سلطان ٹرکی سے کوئی پرخاش نہوگی اور وہ ان کو امیر المومنین تسلیم کریگا۔

بدر۔ ایسے کئی مہدی پیدا ہوئے اور ناکام ہلاک ہوئے

چکوال۔ موضع مرید کا نمبردار جس کو فوت ہوئے ۱۴ سال کا عرصہ ہو چکا ہے اس اتنے عرصہ کے بعد حال ہی میں اس کی بیوی کو ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے جس کو نمبر دارنی نے اپنے خاوند کے نطفہ سے ظاہر کیا۔ مگر حکام تک اس خبر کے پہونچنے پر نمبرداری چھن گئی۔

مدراس میں متصل سٹیشن کرنول ایک مصالحہ کی ٹرین الٹ گئی۔ ۵ آدمی ہلاک اور دس سخت مجروح ہیں۔

دفتر بدر و دین الاسلام قادیان سے طلب فرماوین

شہادت القرآن ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا علمی دندان شکن جواب ۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب ۔ قیمت ۲ر

معیار الصادقین ۔ راستبازون کی پہچان کے اصول ۔ مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۳ر

ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابون کے اعتراضون کے جوابات ۔ دعاوی مسیح موعود حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے ۔ قیمت ۶ر

عصمت انبیاء ۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہین ۔ قیمت ۷ر

مترجم قرآن شریف

پسندیدہ حضرت امیر المؤمنین ضمیمہ تفسیر کبیر جس کا سامنے رکھنا ضروری ہے ۔ خوشخط مجلد قیمت عہ

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑون سے لائے ہین ۔ بدن کی تمام قوتون کے واسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے ۔ یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مخفی ہوان بلکہ ایک قدرتی معدنی ہے جسکی تعریف طبی کتابون مین مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہین ۔ محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہین ۔ مقوی جمیع اعضاء ۔ نافع صرع ۔ مشتہی طعام ۔ قاطع بلغم مفتح ۔ مدرہ لیابیہ بادی وجذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و سرفہ و نفخ و نفخ معدہ و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم ۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ مسلسل البول ۔ سیلان منی ۔ یبوست ۔ اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ ۔ بلکہ محیط اعظم مین یہان تک لکھا ہے ۔ کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پوری ورزش کے ساتھ انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس مین شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے صاحب بستان المفردات لکھتے ہین کہ اس مین قوت تریاقیہ ہے جریان اور ضعف باہ کو دور کرتی ہے اور تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے بقدر رعا نہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کیوقت استعمال کرنی چاہیئے ۔ قیمت ایک تولہ عہ ر دو تولہ عہ ۔ اور پانچ تولہ کی قیمت چار روپیہ ۔ ایک تولہ سے کم فروخت نہیں ہوتی ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ۔ جلد منگوائین ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(صرف جڑی بوٹی سے طیار شدہ)

”کشتہ روپیہ“ سالم الحروف

سالم الحروف روپیہ کے کشتہ کے فوائد ایسے وسیع ہین کہ جن کے اعتراف طبی دنیا لبریز ہے تمام اعضائے رئیسہ پر اس کا ایسا فوری اثر ہوتا ہے کہ کوئی دوسری دوائی اس کا جواب نہین ہو سکتی ہر طبقہ اور ہر طرز زندگی کے لیے یہ کشتہ از حد مفید مانا گیا ہے اور ایک کثیر حصہ انسانی امراض کا جس کے علاج سے طبیب عاجز آجاتا ہے اس کشتہ کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جاتا ہے ۔ دماغ ۔ دل ۔ حافظہ ۔ جگر ۔ معدہ ۔ مثانہ وغیرہ کے ضعف اور امراض کے دور کرنے مین اس کا معجزانہ اثر ثابت ہوا ہے ۔ حافظہ کے بڑھانے کے لیے عجیب و غریب طور پر مؤثر ثابت ہوا ہے نظام عصبی مین طاقت بخشتا ہے عام طاقت اور توانائی اور حرارت غریزی بڑھاتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے ۔ دل کی پژمردگی اور افسردگی مین تفریح بخشنے کا ایک عجیب ذریعہ ہے ۔ دماغی کام کرنیوالون کا ایسا معین ہے کہ کتنا ہی کام کرو ۔ دماغ تھکنے مین نہین آتا اور سب سے بڑھکر یہ ہے کہ قوی اور اعضائے رجولیت کی ساری کمزوریون کو بے نظیر طور پر پورا کرتا ہے اور کسی بات کی حاجت باقی نہین چھوڑتا اس کے فوائد کتب طبیہ سے مشرح طور پر معلوم ہو سکتے ہین یہ نایاب بےمثل باوزان روپیہ کا کشتہ کئی پشتون سے ہمارے خاندان مین بطور وراثت چلا آتا ہے ۔ پھول کی طرح شگفتہ ہو جاتا اور پھول جاتا ہے اور بعض نقوش اور حروف پڑھے جا سکتے ہین اور یہ یقینی اور مصدقہ امر ہے کہ خالص جڑی بوٹی سے طیار کیا جاتا ہے اس کے طیار کرنے مین کوئی دھات کسی قسم کی ہرگز استعمال نہین کیجاتی ۔ اگرچہ بارہا یہ امر ثابت ہو چکا ہے لیکن پھر بھی ہم ہمیشہ اس بات کے لئے طیار ہین کہ اپنے بیان کی تصدیق کرا دین اور ثابت کر دین کہ خالص چاندی کا کشتہ جڑی بوٹیون سے طیار ہوتا ہے ۔ ہر ایک موسم مین بلا اندیشہ مضرت استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ شامل ہوتا ہے ۔

قیمت فی بیسہ (صہ) نصف روپیہ (عکار) چہارم حصہ (عہ) محصول بذمہ خریدار

المشتہر حکیم حسین بخش و حکیم فیض احمد سوہا بازار دکان ڈبی بازار ۔ لاہور

اشتہار صدق آثار (الصدق ینجی و الکذب یہلک)

بوئے گل گفتن کہ زر مغربی ست چہ حاجت مشک خود بگوید کہ عطر است میرے پاس وہ اصلی ہیرا ہے کہ جسکو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہین مگر مین کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ پر دیتا ہون اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو تو وہ محصولڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہین ۔ المشتہر مولوی محمد یمین اخگری واقع سخشہرہ ہزارہ ۔ نوٹ ۔ یہ ہیرا دفتر بدر سے ملسکتا ہے ۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتون مین سے آنکھین بڑی نعمت ہین اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہین کہ عام طور پر لوگ آنکھون کی بیماریون مین مبتلا ہین یہان تک کہ نوجوانون کو دیکھو کہ وہ بھی عینک لگا کر پھرتے ہین اور ضعف نظر کی عام شکایات ہین ۔ مین نے بڑی محنت اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے ایک مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصلی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے تصدیق فرمائی ۔ حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ برین حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے (جو مسلم شاہی ہین) بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے ۔ ممیرا حاصل کرنے کے بعد مین نے حضرۃ حکیم صاحب ممدوح کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے مطابق ممیرے کے ساتھ ترکیب دیکر طیار کئے ہین اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہون اور چونکہ یہ تین مختلف نسخہ ہین اس لئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے ۔ مریضان چشم اگر سرمہ طلب کرنے کے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھ کر بھیجا کرین تو حضرت مولوی صاحب ممدوح سے مشورہ کر کے جو سرمہ اس کے لئے تجویز کرین گے وہ بھیجدیا جاویگا ۔

قیمت ممیرا قسم اول ۱ للہ ۔ قیمت ممیرا قسم دوم ... فی تولہ جس کو لوگ اڑھائی سو روپیہ فی تولہ بیچتے ہین اگر اصلی ممیرا نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو ۔

علاوہ ازین میرے پاس لنگی پشاوری ہر قسم ریشمی و زری و سیاہ و بادامی و ماشی و سفید ماشی زرد و سبز قیمت ... سے ... تک رنگ ریشمی شہدی افیری ... سے ... تک و سوتی پشاوری ہر رنگ ... سے ... تک پلہ ریشمی و کلاہ کابلی ہر قسم و ہر رنگ ... ٹسری ۔ جس کو لوگ ریشمی پہنتے ہین ۔ ... سے ... تک میری دوکان مین موجود ہین ۔ جو چیز پسند نہ ہو ۔ معقول وجہ بیان کر کے خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے ۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ۔

المشتہر
احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور